● اسلم: یار میرا موبائل فون مجھے برباد کردے گا۔ جیب میں پیسے ہی نہیں چھوڑتا۔
احمد: کیسے؟ کیا بار بار خراب ہوجاتا ہے؟
اسلم: نہیں یار، بار بار کہتا ہے کہ بیٹری لو (Low)
احمد: تو؟
اسلم: تو کیا، پچاسوں بیٹری خرید چکا ہوں، لیکن پھر بھی بولتا ہے، بیٹری لو۔

مرسلہ: محمد آفتاب عالم، بھاگا، دھنباد، جھارکھنڈ

● ایک دفعہ ملاّ نصیر الدین کے گھر پر فقیر آیا۔ ملاّ نے پوچھا کہ کون ہے: ''اللہ کا مہمان۔'' فقیر نے جواب دیا۔ ملاّ نصیر الدین نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے مسجد لے گئے اور کہا ''اللہ کا گھر یہ ہے۔''

مرسلہ: قمر الدین معین الدین شیخ، جلگاؤں (مہاراشٹر)

● مالکن (خانساماں سے): تم سے کتنی بار کہا ہے کہ صاحب کی نوکری ختم ہوگئی ہے اس لیے اب مرغی نہیں صرف دال پکے گی مگر تم مرغی اور دال دونوں پکا رہے ہو؟
خانساماں: بیگم صاحبہ! دال آپ کے لیے اور مرغی اپنے لیے پکا رہا ہوں۔ نوکری صاحب کی ختم ہوئی ہے میری نہیں۔

مرسلہ: محمد پرویز عالم، قاضی چک باغیچہ، رفیع گنج

● ایک ٹرک دوسرے ٹرک کو رسّی باندھ کر لے جارہا تھا۔ یہ دیکھ کر ایک صاحب ہنس ہنس کر پاگل ہوگئے۔ ہا، ہا، ہا، ہا۔
''ایک رسّی لے جانے کے لیے ''ٹرک''

مرسلہ: ناصر حسین، برہانپور، مدھیہ پردیش

● ایک شاعر نے دوسرے شاعر سے پوچھا: آج کل آپ کیا کررہے ہیں؟
دوسرے شاعر نے کہا: آج کل فرنیچر کا کاروبار کررہا ہوں۔
پہلا شاعر حیرت سے بولا: ''کیا تم نے فرنیچر کی دکان کھول لی ہے؟''
دوسرے شاعر نے مرجھائے ہوئے لہجہ میں جواب دیا ارے بھئی فی الحال تو میں اپنے گھر کا فرنیچر فروخت کررہا ہوں۔

مرسلہ: پیرزادہ معراج الدین، کشمیر

● ایک خاتون نے فقیر کو باسی روٹیاں دے دیں۔ وہ پھر بھی کھڑا رہا۔
خاتون: روٹیاں تو دے دی ہیں اب کیوں کھڑے ہو؟
فقیر نے معصومیت سے جواب دیا: ان روٹیوں کو ہضم کرنے کے لیے ہاضمے کی گولیاں بھی دے دیں۔

مرسلہ: ثانیہ مصدق قاضی، دھولیہ

● داروغہ: تمہارے گاؤں میں آگ لگ گئی تھی کچھ بچا بھی؟
کسان: آگ بجھانے والی موٹر بچ گئی، وہ جب پہنچی تب تک آگ بجھ چکی تھی۔

مرسلہ: محمد امتیاز عالم، قاضی چک باغیچہ، رفیع گنج